اسلام میں حج اور اسکے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات پر تفصیل شذرہ قلمبند کریں۔ (2019)

حج کا تعارف:

حج اسلام کے ارکان میں سے ایک ہے
جو ہر صاحب استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں
ایک بار فرض ہے۔ حج مکہ مکرمہ میں ماہ ذوالحجہ میں ہوتا ہے اور یہ
ایک اہم عالمی عبادت ہے۔ حج میں مسلمان کعبے کے طواف کے علاوہ
دیگر رسومات ادا کرتے ہیں۔ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیمؑ اور
اسماعیلؑ کی ہاتھوں ہوئی اور اس تعمیر کی جگہ کا تعین اور حکم
دونوں خدا کی طرف سے تھے۔ حج کے دوران لوگ خاص صدا بلند
کرتے ہیں اور یہ صدا قیامت تک بلند کی جاتی رہے گی۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔
اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر
ہوں، بلاشبہ تعریف، احسان اور بادشاہی تیرے لیے ہے۔
تیرا کوئی شریک نہیں۔"

حج کے لفظی معنی:

حج کے لغوی معنی قصد یا ارادہ کرنے کے
ہیں۔ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرنا اور باز رہنا بھی حج کے لغوی
معنی میں شامل ہے۔

حج کے اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں حج سے مراد خانہ خدا کی زیارت
کرنا ہے۔ حج میں حاجی اللہ کا قصد کرتا ہے، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتا
ہے اور کئی امور سے باز رہتا ہے۔

CamScanner

شریعت کی روح سے

شریعت کی روح سے حج کو "حج" اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ اس میں آدمی کعبہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے گا اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا والوں سے بے نیاز ہے"

(آل عمران)(3:97)

حج کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کا ارادہ حج کرنے کا ہو اسے چاہیئے کہ وہ جلدی کرے۔"

حج ایک فرض عبادت ہے اور صاحبِ استطاعت شخص اگر اس کی ادائیگی میں جان بوجھ کر کوتاہی کرے تو اس کے بارے میں رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جو شخص زاد راہ اور سواری رکھتا ہو جس سے بیت اللہ تک پہنچ سکے اور پھر بھی حج نہ کرے تو اس کا اس حالت میں مرنا یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا برابر ہے"

(صحیح بخاری)

حج کے مراسم:

جب کوئی شخص حج کے لیے روانہ ہوتا ہے تو مکے سے کافی دور ایک متعینہ مقام پر پہنچ کر حج کی باقاعدہ نیت باندھتا ہے جس کو "احرام" کہتے ہیں۔ احرام باندھتے وقت وہ پہلے غسل یا وضو کرتا ہے اور پھر عام استعمال کے کپڑوں کی بجائے ایک بن سلی ایک تہبند اور چادر باندھ لیتا ہے۔ احرام صرف مردوں کے لیے ہوتا ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ آدمی ننگے سر اور

کوشش کرتا ہے کہ حج کے دنوں میں وہ اپنے آپ کو بھول جائے۔ حاجی "عرفات" کی طرف کوچ کرتے ہیں جو مکہ سے بارہ میل دور ایک وسیع میدان ہے۔ شام کے قریب حاجی واپس آتے اور مزدلفہ میں رات گزارتے ہیں اور اگلی صبح سویرے منیٰ پہنچتے ہیں جو کہ مکہ کی ایک بیرونی حدود میں سے ایک ہے۔ وہاں تین دن گزارتے ہیں اور جمرۃ العقبۃ کو سات بار کنکریوں سے مارتے ہیں اور اس طرح مارتے ہیں کہ ہر بار اللہ اکبر کہتے ہیں۔ اب لبیک اللھم لبیک کہنے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرتے ہیں، پھر سر منڈاتے ہیں اور حالتِ احرام سے باہر نکل آتے ہیں۔ کعبہ کا سات بار طواف کرتے اور صفا و مروہ کی سعی کرتا ہے اسکی کی سعی وہ سات بار کرتا ہے۔

حج کی شرائط

حج کی شرائط یہ ہیں کہ حج کرنے والا مسلمان صاحبِ استطاعت، آزاد، مکلف، صحیح البدن اور بصیر ہو۔ اسکے پاس حج کے سفر، وہاں قیام، حج سے واپس آنے، سواری ہو اور راستہ محفوظ ہو اور اگر عورت حج کر جا رہی ہے تو اس کے ساتھ اسکا خاوند یا عاقل و بالغ محرم ہو۔

حج کے فرائض:

حج میں تین امور فرض ہیں۔ پہلا احرام دوسرا ۹ ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے ۱۰ ذوالحجہ کی فجر تک کسی بھی وقت میدان عرفات میں وقوف کرنا اور تیسرا ۱۰ ذوالحجہ سے آخر تک کسی بھی وقت کسی بھی وقت کعبہ کا طواف کرنا۔

حج کے واجبات:

حج کے واجبات ہیں مزدلفہ میں وقوف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا اور شروعات صفا سے کرنا، احرام باندھنا

صاف کپڑے اور شرم گاہ کو ڈھانپ کر رکھنا، طواف کی ابتدا
حجر اسود سے کرنا، غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف کرنا،
جمرات کو رمی کرنا، باوضو خود چل کر طواف کرنا (اگر معذور نہ ہو تو)۔
قربانی کرنا، بال کٹوانا، قربانی کے تین دنوں میں کسی ایک دن میں
طواف زیارت کرنا، حطیم کے باہر سے طواف کرنا، طواف کے بعد سعی کرنا
اور قربانی کے ایام میں اور حرم کے اندر حلق کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

حج کے سنن و آداب:

باوضو رہنا، فضول باتوں سے پرہیز، خرچ میں
وسعت اختیار کرنا، اگر ماں باپ کو اسکی ضرورت ہو تو ان سے اجازت
طلب کرنا، لوگوں سے کہا سنا معاف کروانا، اپنی نماز مسجد میں دو رکعت
پڑھ کر نکلنا، قرض خواہ اور کفیل سے بھی اجازت طلب کرنا، سچی توبہ کرنا،
اپنی نیت کو ریاکاری سے مبرا کرنا، حلال سفر خرچ کا استعمال وغیرہ
حج کے سنن و آداب میں شامل ہیں۔

حج کے ممنوعات:

جماع کرنے، سر منڈانے احرام کی حالت میں،
ناخن کاٹنا اور خوشبو لگانا، سر اور چہرہ ڈھانپنا۔ سلا ہوا
کپڑا پہننے، حرم اور غیر حرم میں شکار کرنے اور حرم کے درخت
کاٹنے سے ممانعت ہے۔

حج کے فضائل:

حضور اکرم ﷺ نے حج کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد
فرمایا کہ ہر کمزور آدمی کا جہاد حج ہے۔ حج کی فضیلت کا اندازہ
اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا حج مبرور
کی جزا صرف جنت ہے مزید رسول ﷺ نے بیان فرمایا کہ جس نے
حج کیا اور جماع یا اسکے متعلق باتیں نہیں کیں اور کوئی گناہ نہیں
کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک لوٹے گا جس طرح اپنی ماں

CamScanner

کے بطن سے پیدا ہوا تھا
حج ایک اہم عبادت ہے مگر اس میں باقی عبادات کی شان بھی موجود ہے جیسے نماز، حج ذکر الہٰی سے بھرا ہوا ہے اور نماز بھی اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ حج زکوٰۃ بھی ہے کیونکہ اس میں ہم مال خرچ کرتے اور قربانی کا گوشت غریبوں کو کھلاتے ہیں۔ روزہ کی طرح حج میں بھی ایک مسلمان جنسی ملاپ سے دور رہتا ہے۔ اور نفس کو قابو کرنے کی مشق جس طرح روزے میں ہوتی ہے حج میں بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ توحید کا عنصر بھی حج میں پایا جاتا ہے

حج کے اثرات

1. روحانی اثرات

حج ایک مسلمان پر روحانی اثرات چھوڑتا ہے کہ انسان اپنے دل و روح کو پاک کرتا ہے۔ اللہ سے اپنا تعلق قائم کرتا اور اسے اپنا رب مانتے ہوئے اس کے آگے عاجزی سے جھک جاتا ہے۔

(i) احساسِ بندگی

حج انسان کے اندر احساس اجاگر کرتا ہے اور انسان اپنے خالقِ حقیقی کے آگے خود بخود جھکتا چلا جاتا ہے انسان میں بندگی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو اس کے اندر عاجزی انکساری پیدا کرتا ہے۔

(ii) محبت و اطاعت الہٰی کا فروغ

حج کے سفر کو صاف دل اور حلال ذرائع سے کرنے سے انسان کا دل غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اسے قربِ الہٰی نصیب ہوتا ہے۔ انسان کے دل میں اپنے رب سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو اسے اللہ کی اطاعت کی طرف لے کر

جاتا ہے اور انسان اپنے رب کی اطاعت میں ہر شے قربان کرنے کے لیے تیار رہتا ھے اور اللہ کے ذکر کو کثرت سے کرتا ھے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پھر جب اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر"

(2 : 200)

حضرت ابراھیمؑ کی دعا جو انہوں نے خدا سے کی

"اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے اپنا ایک فرمانبردار گروہ بنا اور ہم کو اپنے حج کے احکام اور طریقے سکھا اور ہماری طرف رجوع کر بے شک تو بہت رجوع کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"

(2 : 128)

(iii) گناہوں کی مغفرت

مقبول حج کے نتیجے میں حاجی پچھلے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے بھی ارشاد فرمایا کہ مقبول حج کا اجر جنت کے سوا کچھ نہیں اور ایک حدیث کی رو سے انسان حج کرنے کے بعد اس طرح معصوم ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے وقت معصوم ہوتا ھے۔ ایک اور حدیث میں رسولؐ نے حج کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کچرے کو صاف کر دیتی ہے"

(iv) ضبط نفس کی تربیت:

حج کے موقع پر احرام باندھنے کے بعد کئی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور انسان ان تمام چیزوں پر اپنے نفس پر ضبط کرتا ہے اور ان سے دور رہتا ہے جس میں فحش باتیں اور جنسی ملاپ شامل ہے۔ انسان میں ضبط نفس پیدا ہوتا ہے اور اس کو اجر ملتا ہے۔ حضور نے ضبط نفس کے بارے میں ارشاد فرمایا

"جس نے حج کیا اور اس میں کوئی شہوت لڑائی نہ کی اور کوئی گناہ کی بات نہ کی تو اسکے پچھلے گناہ معاف کر دئیے جاتے ہیں"

(۲) - اخلاقی اثرات:

(i) حسد کا خاتمہ

عام طرز حیات اور دنیاوی کاموں میں انسان اپنے بہت سارے دشمن بنا لیتا ہے کچھ لوگ انسان کی حق تلفی کر جاتے ہیں اور بعض دفعہ انسان خود دوسروں سے جلن کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر حج پر جانے سے پہلے انسان اپنے دل کو حسد و بغض سے پاک و صاف کرتا ہے۔ روٹھوں کو مناتا ہے اگر مقروض ہو تو قرض ادا کرتا ہے اور لوگوں سے اپنے قصور معاف کرواتا ہے۔ اس لحاظ سے حج انسان کے اخلاق پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

(ii) سادگی کی تربیت:

حج انسان میں سادگی کی صفت کو فروغ دیتا ہے۔ انسان چاہے ارب پتی ہی کیوں نہ ہو مگر حج کے دوران احرام باندھنا پڑتا ہے خوشبو اور شکار سے پرہیز کرتے ہوئے انسان خیموں میں رہتا ہے۔ گھر جیسا عیش و آرام اور ناز و نعمت وہاں موجود نہیں ہوتی اور انسان فضول خرچی اور فخر و غرور سے بھی خود کو بچاتا ہے۔ کبھی فرش پر بھی سونا پڑ جاتا ہے اور یہ تمام چیزیں انسان میں سادگی پیدا کرتی ہیں۔

(iii) کسبِ حلال

حج ایک عبادت ہے اور دیکھا جائے تو اسے مالی عبادت بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس میں انسان دولت خرچ کرتا ہے خدا کے گھر کی زیارت کے لیے اور جب انسان حج کے لیے مال خرچ کرتا ہے یا اکٹھا کرتا ہے تو وہ حلال مال کو استعمال کرتا ہے کیونکہ حرام مال سے حج نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسبِ حلال سے انسان کی اخلاقیات پر گہرا اثر پڑتا ہے اور حلال مال کی برکتیں اسکی باقی زندگی پر بھی ہوتی ہیں۔

(iv) جفاکشی کی تربیت

حج جفاکشی کی تربیت کا ایک اچھا ذریعہ ہے اس میں انسان جسمانی اور مالی دونوں سختیاں برداشت کرتا ہے۔ کسبِ حلال کماتا اور حج کے لیے خرچ کرتا ہے اور جسمانی طور پر بھی وہ حج کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا، صفا اور مروہ کی سعی کرنا جسمانی مشقتیں ہیں اور انسان اللہ کے اذن سے حج کی تکالیف برداشت کرتا ہے اور اس سے جفاکشی کی تربیت بھی اسے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں

"اور لوگوں کو حج کے لیے اذنِ عام دے دو وہ تمہارے پاس ہر دور و دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار آئیں گے"

(الحج)(22:27)

(v) ذمہ داریوں کا احساس

حج اس وقت فرض ہوتا ہے جب اہل و عیال کے نفقہ سے کچھ رقم بچتی ہو۔ اس لیے آدمی حج کے لیے اس وقت نکلتا ہے جب اہل و عیال کی ضرورتوں کا

سامان کرتا ہے۔ اور یہ چیز انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔ قرض انسان کے سر کا بوجھ ہے اور حج انسان تمام قرض سے سبکدوش ہو کر کے جاتا ہے۔ اس لیے حج کا انسان کے معاملات پر عمدہ اثر پڑتا ہے۔

3۔ سماجی اثرات:

(i) اتحاد عالم اسلامی

حج کے موقع پر مختلف ممالک سے مسلمان آتے ہیں اور تمام اسلامی ممالک حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ ہی جاتے ہیں اس سے عالم اسلام میں اتحاد کی فضا پیدا ہوتی ہے اور عالم اسلام کو اس سالانہ اجتماع سے استفادہ کرتے ہوئے اسلامی اتحاد کو فروغ دینا چاہیئے۔

(ii) اخوت و مساوات

حج سے مسلمانوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اس سے محبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہو۔ تمام انسان ایک دوسرے کے رنگ نسل، ذات سے بالاتر ہو کر ایک ملت ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ایک ہی لباس میں، ایک ہی امام کی اقتدار میں اور ایک ہی مقصد کے تحت مساوات کا بے مثال عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ بقول اقبال:

ع بندہ صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک اور

اور

ع ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(iii) بین الاقوامی روابط کا فروغ
حج کے موقع پر چونکہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ جمع ہوتے ہیں، اس لیے مسلمانوں کے آپس میں بین الاقوامی روابط میں ترقی اور فروغ پیدا ہوتا ہے اور یہ مسلمانوں میں باہمی تجارت کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حج کے موقع پر تجارت کی اجازت سے جہاں گداگری کا خاتمہ ہوا ہے وہاں تجارت کو فروغ بھی حاصل ہوا ہے اور اب مکہ مکرمہ بین الاقوامی تجارت کا مرکز بن چکا ہے۔

(iv) نظم و ضبط اور جماعت بندی کا شعور
حج کے موقع پر ہجوم بہت ہوتا ہے مگر آج تک کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ اہلِ اسلام اس عظیم موقع پر خاص نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس سے جماعت بندی کا شعور پیدا ہوتا ہے اور حاضرین اجتماع بھی نظم و ضبط اور اخلاقی ضوابط کو مدِنظر رکھتے ہیں۔

(v) **حاصلِ کلام:**
تمام مسلمانوں کے لیے خانۂ کعبہ ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے اور تمام دنیا کے مسلمان حج ادا کرنے کے لیے اسی جگہ جاتے ہیں۔ حج مسلمانوں کو ذات، رنگ کے فرق سے نکال باہر کرتا ہے اور صرف ایک امت بنا دیتا ہے۔ حج حبِ الٰہی، صبر، رضا، فقر، توکل، دنیا سے بے رغبتی، آپس کی ہمدردی اور انسانی مساوات کا ایسا درس دیتا ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔ رسول ﷺ نے بھی خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:
"تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"